سورة فاطر

Chapter 35

One who separates first time for new arrangements

آیات 45

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِىۡۤ اَجۡنِحَةٍ مَّثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيۡدُ فِى الۡخَـلۡقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ①

1- ساری تحسین و ستائش صرف اللہ کی عظمتوں کے اعتراف میں ہے کیونکہ اللہ ہی اس حالت کو پھاڑ کر پہلی مرتبہ آسمانوں اور زمین کو وجود میں لانے والا ہے (جو ان کے پیدا ہونے سے پہلے تھی۔ اور اسی نے) فرشتوں کو پیغام پہنچانے والا بنایا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پہلو ہیں (یعنی انہیں درجہ بدرجہ مختلف طرز کی قوتیں عطا کی گئی ہیں جن کی بناء پر اللہ کی طرف سے دی گئی ذمہ داریوں کی تکمیل کے لئے وہ ہمیشہ سرگرمِ عمل رہتے ہیں، 2/30)۔ تخلیق میں وہ جس قدر مناسب سمجھتا ہے اس میں اضافہ کر دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے ہر شے پر مناسبت کے پیمانے مقرر کر کے ان پر اپنا اختیار قائم کر رکھا ہے۔

مَا يَفۡتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنۡ رَّحۡمَةٍ فَلَا مُمۡسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمۡسِكۡ ۙ فَلَا مُرۡسِلَ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ②

2- (لہٰذا، اس سارے نظام و انتظام میں) اللہ نوعِ انسان کی بتدریج نشوونما کے لئے اپنی مدد و رہنمائی (کا راستہ) کھول دے تو اسے کوئی بند کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ بند کر دے تو اس کے بعد کوئی ایسا نہیں جو اس (رحمت کو انسانوں تک) پہنچا سکے کیونکہ وہ لامحدود قوتوں کا مالک ہے اور درست و نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے حقائق کی باریکیوں کے مطابق فیصلے کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ ؕ هَلۡ مِنۡ خَالِقٍ غَيۡرُ اللّٰهِ يَرۡزُقُكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤۡفَكُوۡنَ ③

3- (لہٰذا) اے نوعِ انسان! تم پر جو اللہ کی نعمتیں ہیں یعنی اللہ نے تمہارے لئے جو آسودگیوں اور فراوانیوں کے راستے کھولے ہیں تو انہیں یاد رکھو۔ (اور سوچو کہ) کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق بھی ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے زندگی کی

نشو ونما کا سامان فراہم کر سکے۔ (حقیقت یہ ہے کہ ساری کائنات میں) اس کے سوا کوئی اور ایسا نہیں جو پرستش واطاعت کے قابل ہو۔ تو پھر (کونسا ایسا مقام ہے) جہاں سے تم صحیح کو چھوڑ کر الٹا راستہ اختیار کرتے ہو۔

وَاِنۡ يُّكَذِّبُوۡكَ فَقَدۡ كُذِّبَتۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِكَ‌ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ۝۴

4-اور (یہ بھی ہے کہ نہ ماننے والے ایسے واضح دلائل کے باوجود نہ ماننے پر کمربستہ رہتے ہیں۔ اس لئے اے رسولؐ) اگر وہ تمہیں جھٹلاتے ہیں (تو اس میں افسردہ ہونے کی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ) یہ بھی حقیقت ہے کہ تم سے پہلے جتنے رسول گزرے ہیں ان کو بھی اسی طرح جھٹلایا جاتا رہا ہے۔ (لیکن ان کے جھٹلانے سے کیا ہوتا ہے کیونکہ) تمام معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں (یعنی تمام معاملات کا فیصلہ آخرِ کار اللہ کے ہی قوانین کے مطابق طے ہو کر رہے گا)۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا ۚ وَلَا يَغُرَّنَّكُمۡ بِاللّٰهِ الۡغَرُوۡرُ ۝۵

5-(لہٰذا، اعلان کر دو! کہ) اے نوعِ انسان! اللہ کا (ہر) وعدہ بلا شبہ سچ ہو کر رہنے والا ہے۔ اس لئے (خبردار ہو جاؤ کہ) دنیا کی زندگی تمہیں فریب میں مبتلا نہ کر دے۔ اور (دنیا کے مفادات میں مبتلا رکھنے والا) دھوکہ باز تمہیں اللہ سے دھوکہ کرنے کی طرف نہ لے جائے۔

اِنَّ الشَّيۡطٰنَ لَـكُمۡ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوۡهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدۡعُوۡا حِزۡبَهٗ لِيَكُوۡنُوۡا مِنۡ اَصۡحٰبِ السَّعِيۡرِ ؕ ۝۶

6-(یاد رکھو کہ) اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔ لہٰذا، تم بھی اس کے دشمن بن جاؤ کیونکہ وہ اپنے گروہ والوں کو (اپنی طرف بلاتا ہے) تاکہ وہ بھی جہنم والوں میں شامل ہو جائیں۔

اَلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّاَجۡرٌ كَبِيۡرٌ ۝۷ ع 1/7/13

7-(اسی لئے) جن لوگوں نے کفر کیا تو ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ لیکن جو لوگ ایمان لے آئے اور سنور نے سنوارنے کے کام کرتے رہے تو ان کی خطاؤں کے بُرے اثرات کو دُور کر کے انہیں حفاظت میں لے لیا جائے گا اور انہیں بڑے سے بڑا صلہ عطا کیا جائے گا۔

اَفَمَنۡ زُيِّنَ لَهٗ سُوۡۤءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذۡهَبۡ نَفۡسُكَ عَلَيۡهِمۡ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَصۡنَعُوۡنَ ۝۸

8-(اور اے نوعِ انسان! یہ بھی سوچو اور غور کرو کہ) بھلا جس کا بُرا عمل اس کے لئے خوشنما بنا دیا جائے اور اسے (اپنا وہ عمل) حسین نظر آئے (تو اس کا انجام کس طرح حسین ہو سکتا ہے)۔ چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ جسے مناسب سمجھتا ہے اسے گمراہی میں ڈال دیتا ہے (مگر اس قانون کے تحت کہ اللہ کسی کو اسی طرف پھیرے رکھتا ہے جدھر کو وہ پھر گیا ہو،

4/115)۔اور جسے مناسب سمجھتا ہے ہدایت دے دیتا ہے (مگراس قانون کے تحت کہ اللہ سلامتی کی راہوں کی اسے ہدایت دیتا ہے جواس کی مرضی کے تابع ہو جائے،5/16)۔لہٰذا (اے رسولؐ) ایسے لوگوں پر حسرت کر کے تم اپنی جان کیوں گھلاتے ہو۔کیونکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ جو جو کاریگریاں کرتے ہیں وہ سب اللہ کے علم میں ہیں۔

وَاللّٰهُ الَّذِيۡۤ اَرۡسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيۡرُ سَحَابًا فَسُقۡنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحۡيَيۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوۡرُ ۝۹

9-حالانکہ (انہیں سمجھنا چاہیے کہ زندگی کی خوشنمائی اور توانائی تو اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹے رہنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ کیا یہ دیکھتے نہیں کہ) وہ اللہ ہی ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے پھر وہ بادل اُبھارتی ہیں۔پھر ہم اسے ایسے علاقے کی جانب لے جاتے ہیں جو مُردہ ہوتا ہے (یعنی جہاں کی زمین پانی نہ ملنے کی وجہ سے بنجر وخشک اور بے جان ہوگئی ہوتی ہے)۔پھر ہم اس سے (یعنی اس بادل کی بارش سے) اس بے جان زمین کو پھر زندہ کر دیتے ہیں۔اِسی طرح حیاتِ تازہ (حاصل کرنے کے لئے اللہ کا یہ قانون ہر وقت سرگرمِ عمل رہتا ہے کہ اللہ کے احکام وقوانین اختیار کرنے سے زوال میں گھرے ہوئے انسان حیاتِ تازہ حاصل کر سکتے ہیں)۔

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الۡعِزَّةُ جَمِيۡعًا ؕ اِلَيۡهِ يَصۡعَدُ الۡكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالۡعَمَلُ الصَّالِحُ يَرۡفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيۡنَ يَمۡكُرُوۡنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ؕ وَمَكۡرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوۡرُ ۝۱۰

10-(لہٰذا، حیاتِ تازہ کے لئے) جو کوئی قوت وغلبہ حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو (تو اسے جان رکھنا چاہیے کہ) ساری کی ساری قوت وغلبہ تو صرف اللہ کے لئے ہے (یعنی جو قوت وغلبہ اللہ کو پسند ہے وہ اللہ کے احکام وقوانین کے مطابق ہو تو درست ہے چنانچہ اس سلسلے میں) جو اس کی جانب بلند سے بلند (درجات حاصل) کرنے کا باعث بنتا ہے وہ کلامِ طیب ہے یعنی وہ بات (یا نظریہ) جو خرابیوں سے پاک ہو اور وہ تب ہی اسے بلند کر کے (بلند درجات کا باعث بناتا ہے جب اس کے مطابق) سنورنے سنوارنے والے کام بھی کیے جائیں۔(لیکن اس کے برعکس) جو لوگ بُری چالیں چلتے رہتے ہیں (جس کے نتیجے میں افراد تباہ ہوتے رہتے ہیں تو) ان کے لئے ایسا عذاب ہے جو بہت ہی شدید ہوگا اور ان کی چالیں اکارت چلی جائیں گی (کیونکہ انہیں کوئی بھی اس عذاب سے نہیں بچا سکے گا)۔

(**نوٹ**: یہ آیت 35/10 آگاہی دیتی ہے کہ وہ افراد یا اقوام جو پروان چڑھنا چاہتی ہوں تو وہ بُری چالوں کی بجائے کلامِ طیب اختیار کریں یعنی وہ ایسے نظریات واقوالِ زندگی وتصورات اختیار کریں جو انہیں صحیح اور درست منزل کی جانب قابلِ عمل سنورنے سنوارنے کی رہنمائی دینے والے ہوں)۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۱﴾

11-اور (تم اس پر بھی غور کرو کہ تمہارا اپنا ہونا بھی ایک طیب نظام کی وجہ سے ہے اور جہاں اس کے خلاف تدابیر اختیار کی جاتی ہیں وہیں خرابی شروع ہو جاتی ہے یعنی) اللہ نے تمہیں مٹی سے درست تناسب وتوازن کے پیمانے کے مطابق وجود پذیر کیا۔ پھر نطفہ سے یعنی جنم دینے والے مادے سے (تمہاری نسل کو آگے بڑھایا)۔ پھر تمہیں جوڑے جوڑے بنایا۔ چنانچہ کوئی مادہ حاملہ نہیں ہوتی اور نہ جنم دیتی ہے مگر اللہ کے علم سے (یعنی یہ سارا نظام اللہ کے علم وقوانین پر مبنی ہے)۔اور کوئی بڑی عمر والا عمر نہیں پاتا اور نہ اس کی عمر میں کمی ہوتی ہے مگر یہ ایک کتاب یعنی اللہ کے ضابطۂ قوانین کے مطابق طے پایا ہُوا ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے لئے یہ سب کچھ کرنا بہت ہی آسان ہے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

12-اور (اب اپنی زندگی سے باہر کائنات میں دیکھو تو وہاں بھی اللہ کے بے نقص قوانین پر مبنی طیب نظام ہی کارفرما نظر آئے گا، جیسے کہ) دو سمندر برابر نہیں ہیں (ان میں سے ایک تو) یہ شیریں ہے (جس کا پانی) پیاس بجھانے والا ہے اور اس کا پینا خوشگوار ہے۔اور یہ (جو دوسرا ہے اس کا پانی) کھاری اور تلخ ہے۔لیکن ہر ایک سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو۔ اور ان میں سے تم زیبائش وآرائش کی چیزیں نکالتے ہو جنہیں تم پہنتے ہو۔اور تم دیکھتے ہو کہ ان میں (پانیوں کو) چیرتی ہوئی کشتیاں (بڑھتی چلی جاتی ہیں) تاکہ تم اس کی فضیلتوں وفراوانیوں کو تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ؕ ﴿۱۳﴾

13-(اسی لئے صرف اللہ کی غلامی واطاعت وپرستش اختیار کرو جیسا کہ اے اہلِ ایمان تم نے وعدہ کر رکھا ہے، کیونکہ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ) وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو قوانین کے ضابطے میں جکڑ رکھا ہے اور ان میں سے ہر ایک، ایک مقررہ مدت تک ہی رواں دواں رہے گا۔ (لہٰذا) یہ ہے وہ اللہ جو تمہارا رب یعنی جو تمہاری نشوونما کر رہا ہے اور سارے کا سارا اختیار واقتدار اسی کے لئے ہے۔ لیکن اسے چھوڑ کر تم جن سے دعائیں مانگتے ہو تو وہ کھجور کے چھلکے جتنا بھی اقتدار واختیار نہیں رکھتے۔

1/4

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾

ع 2 7 14 الثلثة

14-(اور اے وہ لوگو جو تم اللہ کو چھوڑ کر یا اس کے ساتھ شامل کر کے کسی اور کی غلامی، اطاعت و پرستش کرتے ہو تو تم سمجھتے کیوں نہیں) کہ وہ تمہاری دعاؤں کو نہیں سن سکتے اور اگر سن لیں تو جواب نہیں دے سکتے۔ اور قیامت کے دن تو وہ تمہارے شرک کا بالکل ہی انکار کر دیں گے۔ (بہرحال، اے رسولؐ! انہیں آگاہی دو کہ) تمہیں اس طرح کی خبر (سوائے اللہ کے) کوئی اور نہیں دے سکتا۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۱۵﴾

15-(لہٰذا) اے نوعِ انسان (یاد رکھو کہ) تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ وہ ہے جو عطا کرنے والا ہے اور قطعئی طور پر محتاج نہیں ہے اور وہ ایسا مکمل، بے خطا اور بے نقص ہے کہ اس پر خود بخود تحسین و ستائش طاری رہتی ہے (حمید)۔

اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۶﴾

16-(اور اے نوعِ انسان! اس کی قوتوں کا اور تمہاری بے بسی کا عالم یہ ہے کہ) اگر وہ مناسب سمجھے تو تمہارا سلسلہ ہی ختم کر دے اور (تمہاری جگہ کوئی) نئی مخلوق لے آئے۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ﴿۱۷﴾

17-اور اللہ کے لئے (ایسا کرنا قطعئی طور) پر دشوار نہیں ہے۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا یُحْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا یَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ﴿۱۸﴾

18-اور (اے نوعِ انسان! اللہ کے احکام و قوانین کی حقیقت سمجھ لو کہ کوئی زندہ یا مُردہ انسان یا کائنات کی کسی شے یا ہستی کو اگر تم اپنا کارساز سمجھتے ہو تو وہ تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتے کیونکہ اللہ کے قانون کے مطابق) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ اور اگر (کوئی مجرم اپنے جرائم) کے بوجھ سے لدا ہوا ہے اور وہ اپنا بوجھ بٹانے کے لئے (کسی کو) بلائے گا تو وہ اس سے کچھ بھی نہ اٹھا سکے گا چاہے وہ اس کا کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو۔ (مگر اے رسولؐ) تم غلط اعمال کے خوفناک نتائج سے صرف انہیں آگاہ کر سکتے ہو جو اپنے رب کو دیکھے بغیر اس سے خوف زدہ رہتے ہیں اور صلوٰۃ قائم کرتے ہیں (یعنی نماز سمیت اللہ کے تمام احکام و قوانین کی اطاعت کرتے ہیں) اور جو کوئی نشوونما کرتا ہے تو وہ اپنے ہی نفس کی نشوونما کرتا ہے۔ اور (یاد رکھو کہ تم) اللہ ہی کی طرف لوٹ کر چلے جا رہے ہو۔

وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَالْبَصِیْرُ ﴿۱۹﴾

19-بہرحال (اب یہ دونوں گروہ تمہارے سامنے ہیں۔ ایک وہ جو اللہ کے احکام و قوانین کی روشنی میں زندگی کے صحیح

راستے پر چلا جا رہا ہے اور دوسرا وہ جوان کے برعکس غلط راستے پر چلا جا رہا ہے۔ اگر تم دونوں کی حالت پر غور کرو تو اس نتیجے پر پہنچو گے کہ یہ بالکل اس طرح ہیں جیسے کہ) اندھا اور بینائی رکھنے والا برابر نہیں ہوتے۔

وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوۡرُ ۙ﴿۲۰﴾

20-اور (جیسے کہ) ظلمت اور نور برابر نہیں ہوتے۔

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الۡحَرُوۡرُ ۚ﴿۲۱﴾

21-اور (جیسے کہ) نہ ہی سایہ اور نہ ہی دھوپ برابر ہوتے ہیں۔

وَمَا يَسۡتَوِى الۡاَحۡيَآءُ وَلَا الۡاَمۡوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسۡمِعُ مَنۡ يَّشَآءُ ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِى الۡقُبُوۡرِ ﴿۲۲﴾

22-اور (جیسے کہ) نہ ہی زندہ اور نہ ہی مُردہ برابر ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ جسے مناسب سمجھتا ہے اسے سنا دیتا ہے (مگر اس قانون کے تحت کہ جو لوگ اللہ کی آیات کو تسلیم نہیں کرتے تو اللہ انہیں ہدایت نہیں دیتا، 16/104۔ اس لئے اے رسولؐ) تم ان کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں۔

(نوٹ: اس آیت 35/22 میں ایسے چلتے پھرتے انسانوں کو بھی قبریں کہا گیا ہے جو اللہ کے احکام کو نہ سمجھتے ہیں، نہ ان پر غور کرتے ہیں اور نہ انہیں تسلیم کرتے ہیں اور نہ انہیں اختیار کرتے ہیں)۔

اِنۡ اَنۡتَ اِلَّا نَذِيۡرٌ ﴿۲۳﴾

23-بہرحال (اے رسولؐ) تم صرف غلط اعمال کے خوفناک نتائج سے آگاہ کرنے والے ہو (مگر اس آگاہی سے صرف وہی فائدہ اٹھائے گا جس میں زندہ رہنے کی صلاحیت ہو گی، 36/70)۔

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَـقِّ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ؕ وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيۡهَا نَذِيۡرٌ ﴿۲۴﴾

24-اور اس میں کوئی شک وشبہ والی بات ہی نہیں کہ ہم نے تمہیں ناقابلِ انکار سچائی دے کر بھیجا ہے تاکہ تم آگاہ کر دو کہ اللہ کے احکام وقوانین کے مطابق زندگی گزارنے کے نتائج حسین وخوشگوار نکلیں گے (بشیر) اور غلط راستے پر چلنے کے خوفناک نتائج نکلیں گے (نذیر)۔ اور (یہ بات بھی کوئی نئی نہیں کیونکہ) کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں غلط اعمال کے خوفناک نتائج کی آگاہی دینے والا نہ آیا ہو۔

وَاِنۡ يُّكَذِّبُوۡكَ فَقَدۡ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۚ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالۡكِتٰبِ الۡمُنِيۡرِ ﴿۲۵﴾

25-اور (اس کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ اے رسولؐ) اگر وہ تمہیں جھٹلائیں (تو یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے کیونکہ) اس میں کوئی شک والی بات ہی نہیں کہ ان سے پہلے لوگوں نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا تھا جو ان کے پاس واضح دلائل

اور صحیفے اور روشن ضابطۂ احکام لے کر آئے تھے۔

ع 3 12 15

ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٢٦﴾

26- پھر جن لوگوں نے انہیں تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تو میں نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا۔ (اے نوعِ انسان ان کی سرگزشتوں پر غور کرو اور بتلاؤ کہ) پھر مجھ سے انکار کرنا انہیں کیسا ثابت ہوا۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿٢٧﴾

27- (عقل و فکر رکھنے والے لوگ سوچتے ہیں کہ اس قدر سادہ اور واضح دلائل جو انسان کو سراسر اطمینان اور مسرتوں بھری راہ کا پتہ دیتے ہیں آخر انہیں سب لوگ تسلیم کیوں نہیں کر لیتے۔ مگر اس کے لئے) کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ بلاشبہ یہ اللہ ہی ہے جو آسمان سے پانی نازل کرتا ہے (اور پانی تو ایک جیسا ہی برستا ہے) مگر ہم نے اس سے ایسے پھل نکالے جن کے رنگ (ایک دوسرے سے) مختلف ہیں۔ اور پہاڑوں (کی تخلیق کی بنیاد تو ایک ہی ہے لیکن ان میں) مختلف رنگوں کے خطے ہیں: کوئی سفید، کوئی سرخ اور کوئی گہرا سیاہ ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿٢٨﴾

28- اور (اسی طرح) انسانوں اور جانوروں اور مویشیوں میں بھی مختلف رنگ ہیں۔ (لہٰذا اس حقیقت کو یاد رکھو کہ) اللہ سے صرف وہی ڈرتے ہیں جو اس کے علم والے بندے ہیں کیونکہ بلاشبہ (وہ جانتے ہیں کہ) اللہ کس قدر قوتوں کا مالک ہے اور سنورنے والوں کی خطاؤں کے بُرے اثرات دُور کر کے حفاظت فراہم کرنے والا ہے (غفور)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿٢٩﴾

29- (لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ کائنات کی اشیاء میں جو اختلافات ہیں وہ ان کی مجبوری کی وجہ سے ہیں جس کے مطابق ہی انہیں سرگرمِ عمل رہنا ہوتا ہے۔ مگر انسان وحی کی روشنی میں درست راستوں پر چل سکتا ہے اور اس سے انکار بھی کر سکتا ہے، 18/29۔ اس لئے اس کی ذمہ داری انسان پر ہی عائد ہوتی ہے۔ لہٰذا) اس میں کوئی شک والی بات ہی نہیں کہ جو لوگ اللہ کی کتاب کو اختیار کر لیتے ہیں اور صلوٰۃ قائم کرتے ہیں (یعنی نماز سمیت اللہ کے دیگر احکام و قوانین کی اطاعت کرتے ہیں) اور زندگی کی نشوونما کا جو سامان انہیں میسر آیا ہے وہ اسے (حقیقی ضرورت مندوں) کے لئے پوشیدہ طور پر اور اعلانیہ طور پر کُھلا رکھتے ہیں (تو یہ وہ لوگ ہیں) جو یہ تجارت اس اُمید پر کرتے جاتے ہیں کہ انہیں اس میں کبھی خسارا

نہیں ہوسکتا۔

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٠﴾

30- اور (یہ وہ تجارت ہے) جس میں (نہ صرف) انہیں پورا پورا صلہ ملتا ہے بلکہ اللہ اپنی فضیلتوں وفراوانیوں میں سے ان کے لئے اور اضافہ کردیتا ہے۔ کیونکہ اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہ رکھنا کہ اللہ سنورنے والوں کی خطاؤں کے بُرے اثرات دُور کرکے حفاظت فراہم کرنے والا ہے اور شکر کرنے والوں کا شکر قبول کرلینے والا ہے۔

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٣١﴾

31- اور (اے رسولؐ) جو کتاب ہم نے تمہاری طرف وحی کی ہے تو وہ ناقابلِ انکار سچائی ہے اور اپنے سے پہلے نازل کردہ کتابوں کو سچ کردکھانے والی ہے۔ بلاشبہ اللہ اپنے بندوں کی خبر رکھنے والا اور انہیں دیکھنے والا ہے۔

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۖ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ ۖ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾

32- پھر ہم نے اس کتاب کا (یعنی قرآن کا) وارث ایسے لوگوں کو بنادیا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے منتخب کررکھا ہے۔ لیکن ان میں (کچھ تو وہ) ہونگے جو (اس کے لئے انتہا پسند ہوکر) اپنے آپ پر ہی ظلم کرتے رہیں گے۔ اور (کچھ وہ) جو میانہ روی اختیار کرنے والے ہوں گے اور (کچھ وہ) جو اللہ کے قانون کے مطابق (نوعِ انسان کے لئے) خیرات میں بڑھ جانے والے ہوں گے یعنی آسانیاں، خوشگواریاں اور سرفرازیاں پیدا کرنے میں سب سے آگے بڑھ جانے والے ہوں گے (اور) یہی ہے وہ (مقام) جو بڑی فضیلتوں والا ہے۔

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾

33- (اور وہ) رہنے کے لئے ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل ہوجائیں گے اور وہاں وہ سونے اور موتیوں کے کنگنوں سے آراستہ ہوں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا (یعنی وہاں ان کا افضل مقام ہوگا)۔

(**نوٹ**: آیت 13/35 میں جنت کو مثال کہا گیا ہے یعنی جنت کے بارے میں وہ کچھ بتایا گیا ہے جسے انسانی عقل سمجھ سکتی ہے ورنہ جنت کی مسرتیں، راحتیں اور آسودگیاں اس قدر حسین ہیں کہ وہ انسانی عقل میں نہیں آسکتیں)۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٤﴾

34- اور وہ (اس جنت کا حسن دیکھ کر) پکار اٹھیں گے! کہ ساری تحسین وستائش اللہ کی عظمتوں کے اعتراف میں ہے جس نے ہماری تمام پریشانیوں اور افسردگیوں کو دُور کردیا۔ بلاشبہ ہمارا رب ہی ہماری خطاؤں کے بُرے اثرات کو دُور کرکے

اپنی حفاظت میں لے لینے والا ہے اور شکر کرنے والے کے شکر کو قبول کرنے والا ہے۔

الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾

35-(اور یہ ہے وہ اللہ) جس نے ہمیں اپنی فضیلتوں وفراوانیوں سے ایسی قیام گاہ عطا کردی جو ہمیشہ رہنے والی ہے اور جس میں نہ کوئی مشقت ہمیں چھوئے گی اور جس میں نہ کوئی تھکاوٹ ہمیں چھوئے گی۔

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا یُقْضٰى عَلَیْهِمْ فَیَمُوْتُوْا وَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۚ﴿۳۶﴾

36-اور (ان کے برعکس) جن لوگوں نے کفر کیا تو ان کے لئے جہنم کی آگ ہے۔(یہ ایسا عذاب ہوگا جس میں ان کی حالت یہ ہوگی کہ) نہ تو ان کا کام تمام ہوگا کہ مرکر (عذاب سے چھٹکارا پا جائیں) اور نہ ہی ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی (کہ انہیں کچھ چین مل جائے، 87/13)۔(اور یہ بات کسی خاص فرد یا قوم کے لئے مخصوص نہیں ہے) بلکہ جو کوئی بھی نازل کردہ احکام وقوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کرے گا (کفور) تو اسے ہم اسی طرح کا صلہ دیں گے۔

وَهُمْ یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِیْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ ۧ﴿۳۷﴾

ع 4 11 16

37-اور وہ وہاں (مدد کے لئے) چیخیں چلائیں گے (اور کہیں گے کہ) اے ہمارے رب! تو ہمیں (ایک بار) یہاں سے نکال دے تاکہ ہم ان کاموں کے برعکس جو ہم کرتے رہے ہیں، اب سنورنے سنوارنے کے کام کرتے رہیں گے۔ (لیکن ان سے کہا جائے گا کہ) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ تم اس آگاہی میں سے سبق آموز باتیں اختیار کرلیتے (جو ہم نے تمہاری طرف نازل کررکھی تھیں)۔اور تمہیں آگاہ کرنے والا بھی آیا تھا جس نے (تمہیں آگاہ کردیا تھا کہ) غلط راستے اختیار کرنے کے نتائج تباہ کن نکلیں گے (اور تمہیں جہنم میں لے جائیں گے۔مگر تم نے اس کی ایک نہ مانی)۔ لہٰذا، اب تم چکھو اپنے اعمال کے نتائج کا مزہ۔(یادرکھو کہ وہاں) ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہ ہوگا۔

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾

38-(کیونکہ) بلاشبہ اللہ آسمانوں اور زمین کے پوشیدہ رازوں کا علم رکھنے والا ہے اور بلاشبہ وہ احساسات وجذبات میں ابھرنے والے تاثرات کا علم رکھنے والا ہے (اس لئے اسے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا)۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾

39-(اور یہ بھی یاد رکھو کہ) یہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا (یعنی اللہ نے انسان کو زمین میں اختیارات عطا کیے)۔لہٰذا، جو شخص اس کے احکام وقوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کردے گا تو اس کفر کا (نقصان بھی) اسی کو ہوگا۔ اور یہ جو کفر کرنے والے ہیں تو ان کا کُفر اُن کے لئے سوائے اس بات کے کوئی اضافہ نہیں کرتا کہ ان کے رب کا غضب ان کے لئے (بڑھتا چلا جاتا ہے)۔اور کافروں کے لئے ان کا کفر سوائے خسارے کے اور کچھ نہیں بڑھاتا۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾

40-(لہٰذا، اے رسولؐ! ان سے) پوچھو! کہ کیا تم نے اپنی ان ہستیوں پر غور کیا جنہیں تم اللہ کے اختیارات میں شریک کرتے ہو اور جن سے اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہو؟ (اور کیا تم) مجھے دکھا سکتے ہو کہ انہوں نے زمین سے کیا تخلیق کیا ہے؟ یا آسمان (کی تخلیق) میں (انہوں نے اللہ کے ساتھ) کون سی شرکت کی تھی؟ یا (ان سے پوچھو کہ کیا) ہم نے انہیں کوئی تحریر دے رکھی ہے جسے دلیل بنا کر (یہ شرک کی راہ پر چل پڑے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ مشرک اور جن کو انہوں نے اللہ کا شریک بنا رکھا ہے یہ آپس میں ہی مخلص نہیں ہیں) بلکہ ظلم کرنے والے ایک دوسرے سے سوائے دھوکے کے کوئی وعدہ نہیں کرتے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾

41-(لہٰذا، انہیں اللہ کو چھوڑ کر کبھی بھی کسی سے دعائیں نہیں مانگنی چاہیں کیونکہ کیا یہ غور نہیں کرتے کہ) بلاشبہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو روک رکھا ہے (کہ وہ اپنی جگہ سے نہ) ہٹ جائیں اور اگر وہ ہٹ جائیں تو اس کے بعد کوئی بھی انہیں تھامنے والا نہیں ہے۔(بہرحال) یہ حقیقت ہے کہ وہ خطائیں کرنے والوں کی خطاؤں کے باوجود مہلت فراہم کرنے والا ہے تاکہ وہ سنور جائیں (حلیماً) اور سنورنے والوں کی خطاؤں کے بُرے اثرات دُور کر کے انہیں حفاظت فراہم کرنے والا ہے (غفوراً)۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۙ ﴿۴۲﴾

42-اور (یہ لوگ جو اس وقت اللہ کے احکام وقوانین کی مخالفت کر رہے ہیں) یہ اپنے دائیں ہاتھ اٹھا اٹھا کر اللہ کے ساتھ پختہ قسمیں کھایا کرتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی ایسا آیا جو انہیں ان کے غلط راستوں کی آگاہی دے کر بتائے کہ

ان کے خوفناک نتائج نکلیں گے تو وہ ضرور ہرامت سے بڑھ کر ہدایت اختیار کرنے والے ہوں گے۔لیکن جب ان کے پاس ایسی آگاہی دینے والا (اللہ کا رسولؐ) آیا تو پھر اس کے سوا کچھ نہ ہوا (کہ اس کے لئے) ان کی بیزاری میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

اِۨسۡتِکۡبَارًا فِی الۡاَرۡضِ وَمَکۡرَ السَّیِّیٴِ ؕ وَلَا یَحِیۡقُ الۡمَکۡرُ السَّیِّیٴُ اِلَّا بِاَہۡلِہٖ ؕ فَہَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا سُنَّتَ الۡاَوَّلِیۡنَ ۚ فَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَبۡدِیۡلًا ۬ۚ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَحۡوِیۡلًا ﴿۴۳﴾

43-(اور ایسا نہیں ہے کہ رسولؐ کی دی ہوئی آگاہی سے بیزاری برتنے والے اسے سمجھتے نہیں تھے بلکہ) انہوں نے زمین میں تکبر کرنا شروع کر دیا اور بُری بُری چالیں چلنے لگے۔حالانکہ بُری چال سوائے اس کے کسی کو گھیرے میں نہیں لیتی جو اس کا کرنے والا ہوتا ہے۔(لہٰذا، پوچھو ان سے کہ) کیا یہ لوگ اس دستور کا انتظار کر رہے ہیں (کہ جیسا کچھ) پہلے والی (عذاب یافتہ قوموں کے ساتھ ہوا وہی کچھ ان کے ساتھ ہو۔اور اگر یہی کچھ تم چاہتے ہو تو ایسا ہو کر رہے گا) کیونکہ تم اللہ کے دستور میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے اور نہ ہی اللہ کے دستور کی سمت بدلا کرتی ہے۔

اَوَلَمۡ یَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَیَنۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ وَکَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡہُمۡ قُوَّۃً ؕ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعۡجِزَہٗ مِنۡ شَیۡءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّہٗ کَانَ عَلِیۡمًا قَدِیۡرًا ﴿۴۴﴾

44- بلکہ کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ انہیں نظر آئے کہ ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے۔حالانکہ وہ قوت میں ان سے کہیں زیادہ تھے۔(اس لئے یاد رکھو کہ انسان تو ایک طرف) آسمانوں اور زمین میں کوئی شے ایسی نہیں ہے جو اللہ کو بے بس کر سکے کیونکہ اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ وہ سب کچھ جاننے والا ہے اور مناسبت کے پیمانے مقرر کر کے ان پر پورا پورا اختیار رکھنے والا ہے۔

وَلَوۡ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِمَا کَسَبُوۡا مَا تَرَکَ عَلٰی ظَہۡرِہَا مِنۡ دَآبَّۃٍ وَّلٰکِنۡ یُّؤَخِّرُہُمۡ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُہُمۡ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِعِبَادِہٖ بَصِیۡرًا ﴿۴۵﴾ ع 5 8 17

45- حالانکہ (بات صرف اتنی سی ہے کہ عمل اور اس کے نتیجے کے سامنے آنے میں مہلت کا وقفہ ہوتا ہے جو اللہ نے فراہم کر رکھا ہے، ورنہ) اگر اللہ انسانوں کو ان کے اعمال کے سبب (اُسی وقت) گرفت میں لے لے تو وہ اس (زمین) کی پشت پر کسی چلنے پھرنے والے کو نہ چھوڑے۔لیکن اس نے وقتِ مقررہ تک کے لئے مہلت دے رکھی ہے۔پھر جب ان کی مدت آن پوری ہو گی تو بلاشبہ اللہ اپنے بندوں کی ہر بات پر نگاہ رکھے ہوئے ہے (اور وہ اپنے اعمال کی مناسبت سے گرفت میں آتے چلے جائیں گے)۔